REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہارشنبہ ۲۰ صفر ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۶ تبوک ۱۳۳۵ ہش ۲۶ ستمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۲۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۵ ستمبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت ان دنوں ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری گزشتہ کئی روز سے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ اب اگرچہ بخار تو اتر گیا ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

خورشید احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کا تار

کمیشن کے تقرر کی تجویز اسلام اور احمدیت کے سراسر خلاف ہے۔

ڈھاکہ ۲۲ ستمبر۔ مکرم جناب خورشید احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک تار ارسال کیا ہے جس میں کمیشن کے تقرر کی تجویز کو شرانگیز قرار دیتے ہوئے اسے سراسر خلاف اسلام قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ مشرقی پاکستان کا ہر احمدی پوری مضبوطی اور مستعدی سے خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور اس ایمان پر قائم ہے کہ خلافت کا فیصلہ آخری فیصلہ ہے اور تمام احمدیوں کے لئے اس کی پابندی لازمی ہے تار کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

”میں مشرقی پاکستان کے احمدیوں کی طرف سے انتشار پسندوں کی اس تحریک کی جس میں انہوں نے تحقیقاتی کمیشن مقرر کرنے کی تجویز پیش کی ہے مذمت کرتا ہوں ہم بفضلہ تعالیٰ خلافت پر غیر متزلزل ایمان رکھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ایسا بے حقیقت خیال شرانگیزی پر مبنی ہے اور اسلام اور احمدیت کے سراسر خلاف ہے مشرقی پاکستان کا ہر احمدی پوری مضبوطی اور مستعدی سے خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور اس ایمان پر قائم ہے کہ خلافت کا فیصلہ آخری فیصلہ ہے۔ اور تمام احمدیوں کے لئے اس کی پابندی لازمی ہے“

برما سے مزید ۴۵ ہزار ٹن چاول درآمد کیا جائے گا

کراچی ۲۵ ستمبر۔ مرکزی وزیر خوراک جناب دلدار احمد نے کل اعلیٰ سطح کی غذائی کانفرنس کے بعد اخبار نویسوں کو بتایا کہ پاکستان کا جو وفد آجکل رنگون میں ہے اس نے برما سے مزید ۴۵ ہزار ٹن چاول حاصل کرنے کا انتظام کر لیا ہے۔ یہ چاول اس مقدار کے علاوہ ہے جس کا سودا پہلے ہی ہو چکا ہے۔ اسی طرح تھائی لینڈ سے بھی تیس ہزار ٹن چاول حاصل کی گئی ہے۔ نیز امید ہے کہ اٹلی سے بھی مزید تیس ہزار ٹن چاول حاصل کی جا سکے گا۔

دواسازی کے دو اطالوی ماہر کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۵ ستمبر۔ اٹلی کے دو اساز اداروں کے دو ماہر کراچی پہنچ گئے ہیں۔ یہ ماہر پاکستان میں کیمیاوی کھاد تیار کرنے کے ایک کارخانے کے قیام میں حکومت کو مشورہ دیں گے۔ یہ کارخانہ پاکستان انڈسٹریل کارپوریشن ملتان میں قائم کر رہی ہے۔ اس میں سالانہ ایک لاکھ ٹن کھاد تیار ہو سکے گی۔

— مانسہرہ ۲۵ ستمبر۔ صدر اور بیگم سکندر مرزا کل شام راولپنڈی سے مانسہرہ پہنچے۔ آج صبح آپ وادی کاغان روانہ ہو رہے ہیں۔

صاحبزادی امۃ الباسط بیگم سلمہا کے لئے دعا کی درخواست

صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ سلمہا تا حال بیمار ہیں اور ہیمبرگ (جرمنی) میں زیر علاج ہیں ابھی تک کوئی نمایاں افاقہ محسوس نہیں ہوتا۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ربوہ میں رحمت باری کا نزول

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کی مشکلات کو حل فرماتا ہے اس کے مقربوں کی یہی علامت ہے کہ ان کی دعائیں بکثرت شرف قبولیت پاتی ہیں۔

ابھی کل کی بات ہے کہ ربوہ میں شدید گرمی تھی۔ دوپہر کو چلنا پھرنا سخت مشکل تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل ایبٹ آباد سے واپس تشریف لائے تو طبعی طور پر آپ کو گرمی کا زیادہ احساس ہوتا تھا۔ عصر کی نماز کے بعد جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مجلس عرفان میں تشریف فرما ہوئے۔ تو حضور نے گرمی کی شدت کا ذکر فرمایا۔ میں نے عرض کی۔ کہ حضور دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائے۔ اور اپنے بندوں کی مشکل کو دور فرمائے۔ اور احباب نے بھی دعا کی۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ آج جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نماز ظہر کے لئے مسجد میں تشریف لائے۔ تو فوراً زور کی بارش شروع ہو گئی۔ اور اتنی بارش ہوئی کہ سڑکیں پانی سے بھر گئیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دونوں نمازیں ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ پھر دیر تک گفتگو فرماتے رہے اور تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ الحمد للہ۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری ۲۴ ستمبر ۱۹۵۶ء

خیرپور ڈویژن میں راشن بندی

خیرپور ۲۵ ستمبر۔ آئندہ ماہ کی ۱۴ تاریخ سے خیرپور ڈویژن میں گیہوں کی راشن بندی شروع کی جا رہی ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روز نامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۵۶ء

بھارتی مسلمانوں کی مشکلات

ذیل میں ہم جماعت اسلامی کے ترجمان روزنامہ "تسنیم" لاہور مورخہ ۷ ستمبر کے اداریہ سے کچھ اقتباس درج کرتے ہیں:۔

"مسلمانوں نے جب اس انتہائی اشتعال انگیز کتاب کے خلاف احتجاج شروع کیا تو پہلے تو اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔ اس کے بعد اس کو نامناسب قرار دے کر اس کا تعلق "پاکستانی ایجنٹوں" سے جوڑنے کی کوشش کی گئی۔ اور احتجاج کرنے والے مسلمانوں پر ایسے ایسے الزامات عائد کئے گئے۔ جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس سے مقصد یہ تھا۔ کہ ایک طرف مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر خاموش کر دیا جائے۔ اور دوسری طرف ان کے خلاف جارحانہ کارروائی کے لئے جواز مہیا کیا جائے۔ .... غنڈہ گردی اور ظلم کی یہ کیفیت اب یہاں تک بڑھ گئی ہے۔ کہ مظلوم مسلمانوں کو شہید کرنے کے ساتھ ساتھ مسجدوں کو جلانے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ آج کی اطلاعات کے مطابق جبل پور میں ۱۴ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور پانچ سو آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور علی گڑھ میں مسلمانوں کی سولہ دکانیں جلا دی گئی ہیں۔ اور دو مسجدوں کو آگ لگا دی گئی ہے۔ ....

بھارتی فرقہ پرستوں کی یہ ذہنیت انتہائی شرمناک ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ شرمناک یہ امر ہے۔ کہ اس ذہنیت کے مالکوں کو کھلی چھٹی حاصل ہے۔" (روز نامہ تسنیم مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء)

کون مسلمان ہے۔ جو بھارت میں مسلمانوں کی کس مپرسی پر نہ کڑھتا ہو۔ ہم روزنامہ "تسنیم" کے مندرجہ بالا اقتباسات سے حرف بہ حرف اتفاق کرتے ہیں۔ اور ہمیں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ جب ہم بھارت کے مسلمانوں پر ناحق ظلم و ستم کے واقعات سنتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ بھارت کے مسلمانوں کی تکالیف دور کرے۔ اور انہیں اپنے وطن میں چین اور آرام سے زندگی بسر کرنے کے سامان پیدا کرے۔ اور بھارت کی سیکولر حکومت کو توفیق دے۔ کہ وہ اکثریت کو مسلمانوں کو تنگ کرنے اور انہیں مصائب میں مبتلا کرنے سے روک سکے۔

حکومت پاکستان نے جو احتجاج کیا ہے وہ بھی درست ہے۔ اور ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔ بلکہ توقع رکھتے ہیں کہ حکومت پاکستان اس معاملہ میں پورا پورا زور خرچ کرے۔ اور بین الاقوامی سطح پر بھارتی مسلمانوں کے معاملہ کو طے کرائے۔ ہم دوسرے اسلامی ممالک سے بھی توقع کرتے ہیں کہ وہ مشترکہ طور پر اس معاملہ کو ہاتھ میں لیں۔ اور بھارتی حکومت پر زور ڈالیں۔ کہ وہ اپنی مسلمان رعایا سے عدل و انصاف کا سلوک کرے

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے بعض مذہبی لیڈروں نے فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں بھارتی مسلمانوں کے متعلق ایسے بیانات دیئے ہیں۔ جن کا اثر بھارت کے متعصب فرقوں پر بہت بُرا پڑا ہے۔ اور وہ پہلے سے بھی زیادہ بے باک ہو کر مسلمانوں کی زندگی اجیرن کرنے کے لئے ہر وقت کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور بہانے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ کہ انہیں زیادہ سے زیادہ تکالیف دی جائیں۔ تاکہ یا تو وہ اسلام ہی سے مرتد ہو جائیں۔ اور یا بھارت کو چھوڑ کر پاکستان چلے جائیں۔

ان بیانات میں سے مودودی صاحب کا بیان ہم مثال کے طور پر ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

"یقیناً مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ کہ حکومت کے اس نظام میں مسلمانوں سے ملیچھوں اور شودروں کا سا سلوک کیا جائے۔ اس پر منو کے قوانین کا اطلاق کیا جائے۔ اور انہیں حکومت میں حصہ اور شہریت کے حقوق قطعاً نہ دیئے جائیں۔" (تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ اردو صفحہ ۲۴۵)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ پاکستان کا دستور بنانے والوں نے ان نظریات کو ذرا بھی قابل اعتناء نہیں سمجھا۔ اور ایسا دستور بنایا ہے۔ جو اسلام کے وسیع اصولوں کا حامل ہے۔ اور ہمیں توقع ہے۔ کہ حکومت ان دور از کار خیالات رکھنے والے اہل علم حضرات کو [illegible] رکھنے کے لئے ہر قسم کا بندوبست کرتی رہے گی۔ اس کے باوجود ہمیں نہایت افسوس ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ ہندو متعصب فرقوں پر ان بیانات کا بہت بُرا اثر پڑا ہے۔ اور بھارتی مسلمانوں کی مصائب میں اضافہ ہو گیا ہے۔ جس کے لئے بھارتی مسلمان ان اسلامی فیلسوفوں کی جان کو جتنا روئیں تھوڑا ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بوائز کے اجلاس کیلئے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

ہر جہت سے ترقی کرو مگر دین کو دنیا پر بہرحال مقدم رکھو

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے پہلے اجلاس کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل پیغام سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کی معرفت ارسال فرمایا:۔

مکرمی محترمی ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔

آپ کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔ کہ ۲۳ ستمبر ۱۹۵۶ء بروز اتوار شام کے ۴½ بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بوائز کا اجلاس ہوگا۔ اور آپ نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ اس موقع پر میں بھی ایک مختصر سا پیغام ارسال کر کے اس اجلاس میں غائبانہ شرکت کی سعادت حاصل کروں۔

جیسا کہ میں پہلے بھی آپ کو لکھ چکا ہوں۔ درس گاہوں کے اولڈ بوائز کی ایسوسی ایشن۔ درس گاہوں کی ترقی اور ان کی روایات کو زندہ رکھنے کے لئے ایک مفید نظام ہے۔ اولڈ بوائز کے لفظی معنی تو عمر رسیدہ سابق طلباء کے ہیں۔ مگر در اصل اس کے ایسے پختہ کار سابق طلباء مراد ہیں۔ جو اپنی درس گاہ کے ساتھ وفاداری کے جذبات کے ماتحت درس گاہ کی ترقی اور اس کی نیک روایات کو زندہ رکھنے کے لئے کوشاں رہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے ماتحت آج سے زائد از نصف صدی قبل قادیان میں رکھی گئی تھی۔ اور جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ اس کی غرض و غایت اسلام کی اس تعلیم کو پھیلانا اور جماعت احمدیہ کے نوجوانوں میں اس تعلیم کو راسخ کرنا تھی۔ جو احمدیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ظاہر اور قائم فرمائی ہے۔ مسلمان عملاً ایک مُردہ قوم بن چکے تھے۔ اور اسلام بہت سی غلط روایات اور غلط تشریحات کی وجہ سے گویا ایک سویا ہوا مذہب بن گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے الہام پا کر اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور سے روشنی حاصل کر کے اسلام کو دوبارہ زندہ کیا۔ تاکہ اس کا کھویا ہوا وقار اور کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ عود کر آئے اور یہ قرآنی وعدہ اپنی پوری شان کے ساتھ تکمیل کو پہنچے۔ کہ ھو الذی ارسل رسولہٗ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ۔

اس مقصد کے ماتحت تعلیم الاسلام ہائی سکول کی غرض یہ تھی۔ کہ احمدی نوجوانوں کو سچا مسلمان بنائیں۔ اور ان کے اندر اسلامی زندگی کی روح پھونکیں۔ اور پھر ان کے ذریعہ سے دنیا بھر میں اس نور کی اشاعت کریں۔ اور جو اولڈ بوائز ایسوسی ایشن تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سابق طلباء کی قائم ہو۔ اس کا بھی اولین فرض یہ ہے۔ کہ انہی لائنوں پر اپنے سکول کی روایات کو زندہ کر کے دنیا میں ہدایت اور روشنی پھیلانے کا ذریعہ بنیں۔

ہر درس گاہ کا ایک نمایاں کیریکٹر ہوتا ہے۔ ہماری اس درس گاہ کا کیریکٹر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عہد میں مرکوز ہے۔ جو آپ بیعت کے وقت لیا کرتے تھے۔ یعنی:۔

"میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا"

اس مقدس عہد کے الفاظ نہایت درجہ پُر حکمت ہیں۔ ان میں یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ میں دنیا کو چھوڑ کر راہب اور تارک الدنیا بن جاؤں گا۔ بلکہ یہ حکیمانہ فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ میں دنیا میں رہتے ہوئے اور دنیا کے کاموں میں حصہ لیتے ہوئے اور دنیا میں اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے ترقیات کا راستہ کھولتے ہوئے ایسی زندگی اختیار کروں گا۔ کہ جہاں بھی دین اور دنیا کے مفاد ٹکرائیں گے۔ وہاں میں دین کو مقدم کروں گا۔ اور دین کی خدمت کو اپنا اولین فرض سمجھوں گا۔

پس سکول کے اولڈ بوائز سے جن میں سے ایک اولڈ بوائے ہونے کا مجھے بھی فخر حاصل ہے۔ میری یہی نصیحت ہے۔ اور یہی پیغام ہے۔ کہ وہ ہر جہت سے دنیا میں ترقی کریں۔ اور دین میں بھی ترقی کریں۔ مگر ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔ اور اپنی درس گاہ کو مضبوط بنانے اور اسے ترقی دینے اور اسے ملک میں بلکہ دنیا بھر میں ایک مثالی درس گاہ بنا دینے کے لئے پوری جدوجہد سے کام لیں۔ میرا دل ہمیشہ اس خواہش سے معمور رہتا ہے۔ کہ ہماری یہ درسگاہ ایک آئیڈیل یعنی مثالی درسگاہ ہو۔ جس کے نتائج دین و دنیا کے لحاظ سے چوٹی کے نتائج شمار کئے جائیں۔ اور اس میں تعلیم پانے والے بچوں کے متعلق اپنے اور بیگانے دونوں گواہی دیں۔ کہ یہ دین و دنیا میں غیر معمولی ترقی کرنے والے اور اسلام اور احمدیت کا سچا نمونہ پیش کرنے والے اور ملّی کاموں کے ہر میدان کے بہادر سپوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آپ کو اپنی رضا کے ماتحت کام کرنے کی توفیق دے۔ اور آپ کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔ فقط والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۰-۹-۵۶

خلافت حیاتِ روحانی کے تسلسل کا ایک ذریعہ ہے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی

کراچی کے ایک دوست نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی کو ایک خط لکھا تھا جس میں انہوں نے برکات خلافت کے متعلق اپنی ایک تقریر کا ذکر کیا تھا۔ اس پر حضرت میاں صاحب ممدوح کی طرف سے جو جواب بھجوایا گیا ہے۔ وہ قارئین کے استفادہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

خاکسار۔ پرویز پروازی کلرک دفتر حفاظت مرکز ربوہ

خلافت کا نظام دراصل نبوت کے نظام کی فرع ہے یا اسے دوسرے لفظوں میں نبوت کا تتمہ کہہ سکتے ہیں۔ ہر نبی ایک عظیم الشان مقصد لے کر آتا ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ ہر انسان کی زندگی خواہ وہ نبی ہے یا غیر نبی محدود ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبوت کے کام کی تکمیل کے لئے خلافت کا نظام قائم فرمایا ہے۔ تاکہ وہ نبی کے بعد سلسلہ خلفاء کے ذریعہ نبوت کے کام کو تکمیل تک پہنچائے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں خلافت کے نظام کو قدرتِ ثانیہ کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے کہ گویا نبوت خدا کی قدرتِ اولیٰ ہے۔ اور خلافت خدا کی قدرتِ ثانیہ ہے جس کے ذریعہ قدرتِ اولیٰ کے مقاصد کو تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے۔

خلافت کے نظام میں اللہ تعالیٰ کی یہ لطیف حکمت مضمر ہے کہ بظاہر انتخاب مومنوں کی جماعت کرتی ہے۔ مگر تقدیر خدا کی چلتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے تصرف خاص سے مومنوں کے قلوب کو خلافت کے اہل شخص کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ گویا موجودہ اصطلاح میں کہہ سکتے ہیں کہ اس معاملہ میں خدا — wire puller کا کام کرتا ہے۔ چنانچہ بخاری میں آتا ہے کہ جب اپنے مرض الموت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ سے ذکر کیا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ تمہارے والد کو اپنے پیچھے خلیفہ مقرر کر جاؤں۔ لیکن پھر میں نے اس خیال سے یہ ارادہ ترک کر دیا کہ

یابی اللہ ویدفع المومنون

یعنے اللہ تعالیٰ ابوبکر رضؓ کی خلافت کے سوا کسی اور کی خلافت پر راضی نہیں ہوگا اور نہ ہی مومن کسی اور کی خلافت پر جمع ہوں گے۔ یہ مختصر سی حدیث اسلامی خلافت کے فلسفہ کی جان ہے۔ اور اس سے یہ دوسرا سوال بھی حل ہو جاتا ہے۔ کہ خلیفہ معزول کیوں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب خلیفہ کا تقرر دراصل خدا کے تصرف خاص کا نتیجہ ہوتا ہے تو پھر ظاہر ہے کہ اسے کوئی دوسری طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ اسی لئے حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضؓ سے فرمایا تھا کہ

"خدا تجھے قمیص پہنائے گا اور منافق اسے اتارنا چاہیں گے مگر تم ہرگز اس کے اتارنے پر راضی نہ ہونا"

اور یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں بھی خلافت کا ذکر آیا ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے خلافت کو اپنی خاص مشیت کی طرف منسوب کیا ہے۔ چنانچہ یہ ذکر قرآن مجید میں بارہ جگہ آیا ہے۔ اور ان سب جگہ خدا نے بلا استثنا خلافت کو اپنی تقدیر خاص کی طرف منسوب فرمایا ہے۔

دراصل خلافت حیات روحانی کے تسلسل کا ذریعہ ہے۔ جس طرح کہ نکاح اور خاندانی نظام حیاتِ جسمانی کے تسلسل کا ذریعہ ہے۔ اگر نبوت کے بعد خلافت نہ ہو۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ خدا نے ایک لہر پیدا کی۔ اور پھر اسے چند سالوں کے بعد تباہ ہونے کے لئے چھوڑ دیا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار لکھا ہے۔ کہ نبی تو ایک بیج بونے کے لئے آتا ہے۔ اور پھر خدا اسے خلافت کے ذریعہ بڑھاتا اور پھیلاتا ہے۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے متعلق بھی فرماتے ہیں کہ:۔

"میں تو ایک بیج بونے کے لئے آیا ہوں میرے ہاتھ سے وہ بیج بویا گیا۔ اب وہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے۔"

مبارک ہیں وہ جو اپنے آپ کو اس بابرکت نظام سے وابستہ کرتے ہیں۔ اور بد قسمت ہیں وہ جو دنیاوی لالچ یا جھگڑے میں اس نعمتِ عظمےٰ سے روگردانی کرتے ہیں۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

"فتنہ کا بہت ڈر ہے اور کئی سازشیں ہو رہی ہیں"

آج سے ساڑھے گیارہ سال قبل حضرت نواب محمد علی خانصاحب مرحوم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انکشاف

ذیل میں اصحاب احمد حصہ دوم (سوانح حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ) مصنفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے میں سے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی ایک روائت درج کی جاتی ہے۔ جو آج سے ساڑھے گیارہ سال قبل کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ روائت مکرم بابو سلامت علی صاحب بھاٹی گیٹ لاہور نے ارسال فرمائی ہے۔ اس روائت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم کو آج سے ساڑھے گیارہ سال قبل یہ خبر دے دی تھی کہ جماعت میں منافقین کی طرف سے کوئی اہم سازش کی جائے گی۔ اور ایک فتنہ نمودار ہوگا جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے خلاف خاص طور پر برپا کیا جائے گا۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں۔ کہ کس طرح یہ خبر آج حیرت انگیز رنگ میں پوری ہو رہی ہے۔ (ادارہ)

روائت یہ ہے۔

"تدفین کے روز حضرت میاں محمد عبد اللہ خان صاحب نے ایک بات سنائی تھی۔ جس کا حضرت نواب صاحب پر انکشاف ہوا تھا۔ اسے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے الفاظ میں درج کرتا ہوں فرماتی ہیں:۔

"وفات سے چھ سات روز پہلے کی بات ہے کہ بار بار فرماتے تھے کہ فتنہ کا بہت ڈر ہے۔ کئی سازشیں ہو رہی ہیں بڑا فتنہ ہے۔ حضرت صاحب کو اور (صاحبزادہ مرزا) ناصر (احمد صاحب) کو کہنا چاہیئے کہ انتظام کر لیں۔ اور پھر جب آنکھ کھلتی اور پھر بیدار ہوتے تو بار بار پوچھتے تھے کہ کیا انہیں اطلاع کر دی ہے "میاں ناصر احمد اور حضرت صاحب کو" ویسے بھی کئی بار بہت زور سے یہی ذکر کرتے تھے۔ گھبرا کر۔"

(از اصحاب احمد حصہ دوم صـ ۶۰۸ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء)

جلسہ برکاتِ خلافت

"برکاتِ خلافت" کے موضوع پر بروز منگل بتاریخ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۶ء بعد نماز مغرب مسجد دار الرحمت وسطی میں بلاک امانت (دار الرحمت غربی۔ وسطی۔ شرقی) کا اجتماعی اجلاس ہو رہا ہے جس کی صدارت مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر اول مجلس خدام الاحمدیہ فرمائیں گے۔ اس جلسہ میں علاوہ لاؤڈ سپیکر کے انتظام کے خواتین کے لئے پردہ کا انتظام بھی ہوگا۔

اہالیانِ ربوہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

(بلاک لیڈر قطعہ امانت ربوہ)

— ضروری تصحیح —

الفضل مورخہ ۱۳/۹/۵۶ کے دوسرے صفحہ پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ایک خط کا چربہ شائع ہوا ہے جو آپ نے خان محمد اسلم خان صاحب کے نام تحریر فرمایا تھا۔ خان محمد اسلم خان صاحب کے نام کے ساتھ غلطی سے آفریدی چھپ گیا ہے دراصل وہ یوسف زئی ہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

احباب جماعت کے اخلاص نامے

نوٹ:۔ صوبہ سرحد کے بعض دوست تو عبد الجلیل خان صاحب کی تعریف کر رہے تھے۔ اور یہ ان کی مذمت کر رہا ہے کہ پشاور کی جماعت کوئی تبلیغ نہیں کر رہی۔ پشاور کی جماعت بتائے کہ آیا یہ صاحب صحیح کہتے ہیں؟

محمد ابراہیم صاحب صدر حلقہ دہلی دروازہ لاہور کا خط

سیدنا و امامنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدک اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

موجودہ فتنہ سے کافی دن پہلے اشتہار "اعتراف حقیقت" کی اشاعت کے سلسلہ میں عبد الجلیل خان آف پشاور سے مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں ملاقات ہوئی اس نے کہا کہ انجمن کی طرف سے اشاعت کا کام ہرگز نہیں ہوتا۔ ہماری جماعت (یعنی اپنے شہر و صوبہ سرحد) کو ایک بار بھی مرکز سے ٹریکٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے لئے نہیں آئے۔ البتہ ... ہوں کے ٹریکٹ دیکھنے میں آئے۔ انجمن ہرگز کوئی کام نہیں کر رہی۔ اسے نہایت ... اچھی طرح سمجھایا گیا اور سلسلہ کے لٹریچر کی اشاعت کے متعلق تفصیلاً معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

۲۔ ماہ گذشتہ میں الفضل میں عبد الجلیل خان کے متعلق اعلان چھپنے سے قبل (عبد الجلیل خان مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ آیا۔ بندہ نے خان عبد الغفار خاں آف کوہاٹ کی موجودگی میں اسے کہا کہ یہ مدینے والا عہد پڑھ لیں اور دستخط کر دیویں۔ اس نے اس عہد کی عبارت مزید پڑھی لیکن دستخط نہ کئے۔ وہ عہد حضور کی خدمت میں ارسال کر دیا گیا تھا۔

۳۔ محمد صدیق صاحب محصل حلقہ دہلی دروازہ لاہور نے بیان کیا کہ عبد الجلیل خان احمدیہ بلڈنگ کی مسجد میں اکثر نماز پڑھتے ہیں۔ محمد صدیق صاحب کا گھر بیڈن روڈ گلی میں ہے۔ اور احمدیہ بلڈنگ کی مسجد ان کے راستہ میں پڑتی ہے۔ بندہ نے خود اسے دو پیغامیوں کے ساتھ ٹیلیگ سگیک کرتے دیکھا ہے۔

طالب دعا: خاکسار محمد ابراہیم صدر حلقہ دہلی دروازہ لاہور۔ عبد الکریم مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور

چوہدری محمد عبد القدیر صاحب بی۔ اے آف جھنگ کا خط

بحضور سیدنا و امامنا المصلح الموعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اس سے قبل حضور کے اعلان کے معاً بعد جماعت منٹگمری نے حضور کی خلافت حقہ کی تصدیق اور حضور کے دامن سے وابستگی کا ریزولیوشن بھجوا دیا ہے۔ مگر اس قرارداد پر ممبران جماعت کے دستخط نہیں کروائے گئے تھے۔ اس وجہ سے بندہ کے دل میں کئی دنوں سے کوفت تھی کہ حضور کے حکم کی حرف بحرف تعمیل نہیں ہوئی اس کمی کو رفع کرنے کے لئے یہ چند حروف پیش خدمت ہیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

میں پیدائشی احمدی نہیں ہوں حضرت مسیح موعود کے دعوے کا علم پاکر کافی عرصہ سلسلہ کا اور مخالفین سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کیا۔ کچھ عرصہ مخالفین کے زمرہ میں رہنے کا اتفاق بھی ہوا ۱۹۳۲ء کے اواخر میں حقیقت روشن ہو جانے پر حضور کے دست مبارک پر علی وجہ البصیرت سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے کی سعادت پائی۔

حضور کا وجود باجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہتم بالشان پیشگوئی مصلح موعود و پسر موعود کا زندہ و درخشندہ ثبوت ہے۔ حضور کی تکذیب سے نعوذ باللہ احمدیت کی تکذیب لازم آتی ہے ہم نے احمدیت کو کسی لالچ یا دنیاوی وجاہت کے حصول کے لئے قبول نہیں کیا تھا۔ ہماری بیعت محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے تھی اور تادم مرگ اسی کی رضا کے حصول کے لئے ہم احمدیت اور آپ کی خلافت کے دامن سے وابستہ رہنے کا فیصلہ کر چکے ہیں اور بفضل ایزدی اسی پر قائم رہیں گے۔ جماعت کا پیغامیوں منافقوں احراریوں کے فتنہ سے محفوظ رہنا آپ کی اولوالعزمی اور ذہانت اور طہارت قلبی کا ثبوت ہے۔ بینا آنکھ کے لئے احمدیت اور حضور کی خلافت کی حقانیت کے لئے مزید ثبوت درکار نہیں ہے۔ موجودہ فتنہ بھی پہلے فتنوں کی طرح ھباءً منثوراً ہو جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضور کے ذریعہ سے اسلام کا اکناف عالم میں پہنچ جانا۔ اور اس طرح سے حضور کا مختلف قوموں کو برکت دینا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور حضور کے خلیفہ موعود ہونے کا درخشندہ نشان ہے۔ ہم حضور کی غلامی میں رہنے کو سعادت اور فخر سمجھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول کی اولاد اور دیگر فتنہ پرداز خواہ کسی بھیس میں آئیں ہمیں صداقت سے ہرگز برگشتہ نہیں کر سکیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

بالآخر حضور سے نیاز مندانہ دعا ہے کہ حضور میری اور میرے اہل و عیال کی دینی اور دنیاوی امور میں بہتری کے لئے دعا فرماویں اور اپنی غلامی میں قبول فرماویں۔

(نیاز مند حضور کا ادنےٰ غلام محمد عبد اللہ)

عبد القدیر صاحب شاہد کا خط
ووکنگ مشن کا آنکھوں دیکھا حال

بخدمت اقدس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

پیارے آقا گذشتہ اتوار کو میں ووکنگ مسجد گیا تھا۔ وہاں جو حالات خادم نے مشاہدہ کئے ہیں۔ وہ حضور کی خدمت میں تحریر کرنا چاہتا ہوں۔

خادم جب وہاں پہنچا تو ریڈیو پر ساز بج رہا تھا۔ ایک پرندہ قفس میں چہچہا رہا تھا وہاں کے ایکٹنگ امام مولوی محمد یحییٰ صاحب بٹ ہیں۔ نوجوان وہاں لوڈو کھیل رہے تھے۔ محمد یحییٰ صاحب بٹ مولوی فاضل ہیں اور سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ عنقریب مولوی یعقوب خان صاحب وہاں پہنچ رہے ہیں۔ جو اصل امام ہوں گے۔ نوجوانوں نے جن میں یعقوب خان صاحب اور سابق امام محمد عبد اللہ صاحب کی اولاد بھی شامل تھی محمد یحییٰ صاحب بٹ پر اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسے سوالات شروع کر دئے جن کی دہریہ لوگوں یا کچھ اہل پیغام کو ہی جرأت ہو سکتی ہے۔ پھر محمد یحییٰ صاحب بٹ سے تنہائی میں گفتگو ہوئی تو انہوں نے اپنا اسا ست کی ہنسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "یعقوب خان تو بوڑھے آدمی ہیں۔ سال دو سال رہ کر آخر وہ چلے جاویں گے۔ اور امام میں ہی ہوں گا۔"

دوران گفتگو یہ بھی معلوم ہوا کہ ووکنگ مسجد کے کارپرداز مسجد کو مذہبی اور روحانی مرکز کی بجائے ایک سوشل سنٹر کے طور پر استعمال کرنے میں اپنی کامیابی سمجھتے ہیں۔

ووکنگ مسجد میں مقیم مستورات کے عملی نمونہ سے معلوم ہوا کہ وہ اسلامی پردہ کو غیر ضروری سمجھتی ہیں۔ اور موجودہ "ترقی یافتہ دور" میں مغرب کی پیروی میں اپنی کامیابی سمجھتی ہیں۔ چنانچہ کھانے کی میز پر عورتیں مردوں کے ساتھ میز پر بیٹھیں اور انگریزی طور و طریق کا خاص خیال رکھا حالانکہ کوئی انگریز وہاں موجود نہ تھا۔

پیارے آقا! اہل پیغام احمدیت اور حضرت امیر المومنین مصلح الموعود خدا کے خلیفہ برحق کی ایک طرف تو مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف خدا کے اس زندہ نشان کے بے مثال کارناموں اور احمدیت کی عظیم الشان ...

- - - - - - - - - - - - - -

ترقی کو اپنی طرف منسوب کئے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ دوران گفتگو احمدی مبلغین کے کام اور دنیا بھر میں اسلام کی خدمت کو انہوں نے اپنی طرف منسوب کیا۔ والسلام

خادم عبد القدیر شاہد

اعلان

خواجہ جلال الدین صاحب کشمیری قادیانی جو کہ پچھلے دنوں ربوہ میں کلچہ و باقرخانی وغیرہ کا کاروبار کرتے تھے۔ اور محلہ دار الیمن ربوہ میں رہتے تھے وہ کچھ عرصہ سے عدم پتہ ہیں۔ دفتر ہذا کو ان کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے اگر کوئی دوست ان کے پتہ سے آگاہ ہوں یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

درخواست دعا میرے والد بزرگوار مکرم میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے ہیں دو ماہ سے بیمار ہیں اب حالت بہت تشویشناک ہو گئی ہے غذا کئی دنوں سے قریباً بند ہے اور نقاہت بڑھتی جا رہی ہے ــــ احباب درد دل سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار صالح محمد مولوی فاضل واقف زندگی مقیم گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ۔

سیّدنا محمود ایّدہ اللہ الودود

بخوبی ہمچو خور تابندہ باشی ٭ بملکِ دلبری پائندہ باشی

(محترمہ عائشہ سلطانہ صاحبہ ایم اے بی ٹی اہلیہ سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندر آباد دکن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مکمل شخصیت کی نہ معلوم کتنی بھرپور تفسیریں لکھی جائیں گی۔ بھلا کون ہوگا۔ جو اس واضح حقیقت کے انکشاف کے موقع پر بغیر کچھ کہے رہ جائے۔ اراکین جماعت کے علاوہ دنیائے انسانیت کے طول و عرض میں بھی ہزاروں دل و دماغ آج ان کی محبت سے سرشار ہیں۔ اور ان کی ہستی کے قدردانوں میں شمار ہونا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ ہر وہ فطرت جو جتنی زیادہ حیوانیت سے پاک و منزّہ ہوگی۔ وہ حضور سے اتنی ہی زیادہ محبت۔ عقیدت و ارادت رکھے گی۔ وہ لوگ جو اسلام کو صحیح سمجھتے ہیں۔ اور جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت مبارکہ کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زندگی کے آئینہ میں اس کا جیتا جاگتا نمونہ آج بھی دیکھ سکتے ہیں۔

یہ اور بات ہے۔ کہ اس چندروزہ زندگی کے سود و زیاں کے اندیشے کے خوف سے کوئی زبان کھولنے سے ڈر جائے۔ یا اگر زبان کھولے بھی تو حق بات نہ کہہ سکے۔ لیکن اگر حق شناسی و حق گوئی انسان کی سرشت میں ہو۔ تو کون اس سے انحراف کر سکتا ہے۔ کہ وہ نور جو اس روئے تاباں پر منوّر ہے۔ وہ آج دنیا کے کسی دوسرے چہرے پر بھی کبھی کسی نے دیکھا ہے؟ دنیا میں ہزارہا مذہبی پیشوا ہیں۔ اگر ہم آنکھیں کھول کے اور عقل کے پردے اٹھا کر انہی سے حضور کا مقابلہ کرکے دیکھ لیں۔ تو ہم سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یہی وہ ہستی ہے۔ جو اسلام کے بنیادی پتھر جو اپنی جگہ سے سرک چکے ہیں۔ ان کو پھر سے ان جگہوں پر نصب کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئی ہے۔ ایک دن یونہی کسی آغا خانی خوجہ کی بیوی نے دوران گفتگو میں بڑے فخر سے کہا۔ کہ ہمارے حاضر امام تو حضرت علی رضؓ کی ۸۴ ویں پیڑھی ہیں۔ میں نے کہا ضرور ہوں گے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ اسلامی شریعت سے تو ۸۴ کوس دور ہیں۔ پھر میں نے حضور اقدس سے ان کا مقابلہ کرنا شروع کیا۔ تو تین نکات کے بعد وہ بالکل خاموش ہو گئیں۔ وہ ارادت اور عقیدت جو ہمیں حضور سے ہے۔ محض اس لئے ہی نہیں ہے۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نورِ چشم ہیں یا آپ حضرت خلیفہ اول رضؓ کے شاگردِ رشید ہیں۔ بلکہ ہمارے دل اس لئے اس آستانہ پر سرِ نیاز خم کئے ہوئے ہیں۔ اور انشاء اللہ اس وقت تک جھکے رہیں گے۔ جب تک ہم زندہ ہیں۔ کہ حضور آج اسلام کے سب سے بڑے مجاہد ہیں۔ آپ نے تبلیغ اسلام اور اشاعتِ قرآن کے لئے وہ کچھ کیا ہے۔ جو آج ۳۵ کروڑ مسلمانوں میں سے کسی ایک نے بھی نہیں کیا۔ اگر میں مختصراً کہوں۔ تو جماعت اور اسلامی دنیا آج صرف اتنا ہی یاد کرلے۔ کہ اس مجاہد نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لوائے احمدیت حضرت خلیفہ اول رضؓ کے ہاتھ سے لیکر سنبھالا۔ اس وقت محدودے چند مخلصین ہمرکاب تھے۔ اور خزانے میں چند آنے کے پیسے تھے۔ اور آج احمدیت ایک تناور درخت ہے۔ آج احمدیت ایک بہتا ہوا مضبوط دھارا ہے۔ آج احمدیت ایک شعلہ جوالہ ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ کس کی سرپرستی کس کی راہنمائی نے اس بام عروج پر پہنچایا؟ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ؟

آپ حضور کے بیشمار کارہائے نمایاں میں سے صرف ایک تفسیر قرآن ہی اٹھا لیجئے۔ اور تمام گذشتہ تفسیروں سے اس کا مقابلہ کر لیجئے۔ بے اختیار آپ کا دل گواہی دے گا۔ کہ محض یہ گراں بہا خدمت ہی کافی ہے۔ کہ "محمود" کو "مقامِ محمود" پر پہنچا دے۔ اب بھلا کسی کے بس کی بات ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے انعاموں کی بارش کو روک سکے۔ اور اس کے فضلوں سے اس کی منتخب کردہ ہستی کو محروم کر سکے۔ اس کے فضلوں اور اس کے انعاموں ہی نے تو اس بے مثال ہستی کو بنایا ہے۔ بقول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ؎

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
"وہ" خاک تھا اسی نے ثریّا بنا دیا

اب کس کی ہستی ہے۔ کہ وہ ثریّا کو بام عروج سے نیچے کھینچ سکے۔ ایک اللہ رکھا نہیں۔ ایک ہزار اللہ رکھا بھی پیدا ہو جائیں۔ اور اس کا ساتھ دینے کے لئے دین و دنیا سے ٹھکرائی ہوئی چند ہستیوں کے علاوہ لاکھوں مرتد اور منافقین عرصہ دنیا پر حشرات الارض کی طرح پھیل جائیں۔ تو بھی وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالےٰ خود اپنے لافانی ہاتھوں سے اس منوّر و تابناک روشنی کی حفاظت کریگا۔ کیونکہ یہی وہ روشنی ہے جو اس نے خود اپنے نور سے پیدا کی ہے۔ اور آج اس تیرہ و تاریک دور میں صرف یہی تو وہ چراغ ہے۔ جو تنِ تنہا اس کے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے راستے پر روشنی پھیلا رہا ہے۔ اور جس کی ضیاءِ پُرنور سے ہزاروں بھولے بھٹکے مسلمان اور گم کردہ راہ قومیں سیدھی راہ پر آرہی ہیں۔ اب بھلا کسے شک ہو سکتا ہے۔ کون شبہ کر سکتا ہے۔ کہ اس چراغ پر ہاتھ ڈالنے والے قدرت کے مضبوط ہاتھوں سے پنجہ لڑانے کے مصداق نہیں ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ وہ بازو پھر ایسے شل ہوں گے۔ کہ وہ اور ان کے ساتھی صدیوں کے لئے اپاہج ہو جائیں گے۔ اور منارۃ المسیح سے یہ روشن چراغ یونہی نسلاً بعد نسلٍ روشنی بکھیرتا رہے گا۔ اور خدا تعالےٰ کے نیک سرشت بندے اس سے کسب نور کرتے رہیں گے۔

کہتے ہیں کہ حرص و آز انسان کو اندھا کر دیتے ہیں۔ اور بغض و حسد سے عقل ماری جاتی ہے۔ اور جب انسان اندھا ہو جائے۔ اور اس کی عقل بھی ماری جائے۔ تو ظاہر ہے کہ جو حرکت بھی وہ کریگا۔ مجنونانہ ہوگی۔ اب خواہ ان کے نام عبدالوہاب عمر ہوں۔ یا اللہ رکھا۔ یا اور کچھ ان لوگوں کے دوسرے ساتھی، اللہ تعالےٰ ہرگز انہیں کامیاب نہیں کر سکتا۔ یہ ناکام و آوارہ روحیں یونہی بھٹکتی رہیں گی۔ رہتی دنیا تک یہ روحیں یونہی ہواؤں میں زہر پھیلاتی رہیں گی۔ یونہی صداقت کے راستے پر پتھر پھینکتی رہیں گی۔

ابتدائے آفرینش سے یونہی ہوتا چلا آیا ہے۔ لیکن واضح بات ہے۔ کہ ان کے زہر سے وہی حصہ لیں گے۔ جن کی فطرت کی کمزوری اور سرشت کی گندگی انہیں مسموم فضاؤں میں گھیر لے گی۔ اور وہی لوگ ان کے بکھرے ہوئے پتھروں سے ٹھوکر کھا کر منہ کے بل گریں گے۔ جن کی چشم بینا سے دیکھنے کی قوت سلب ہو گئی ہو۔ ورنہ جن کے ایمان مضبوط اور جن کی آنکھیں روشن ہوں گی۔ وہ تو دور سے ان مسموم فضاؤں اور بکھرے ہوئے پتھروں سے اپنے قدم بچا لیں گے۔ خدا تعالےٰ ہی ہر بندہ مومن کا نگہبان رہے۔ ورنہ دنیا کی حرص و آز اور فطرت کے ذلیل تقاضوں سے مجبور ہو کر بہت سے بدنصیبوں نے اپنی روح کو شیطان کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے۔ اور شیطان تو ہر وقت ایسی روحیں خریدنے کے لئے بیتاب و کوشاں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس زندانِ لعنت اور قعر مذلت سے بچائے۔ اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے آمین۔

"تا فلک گردندہ باشی شاہِ ما پائندہ باد
آفتاب دولتش بر بندگاں تابندہ باد"

طالبات جامعہ نصرت کے لئے

(۱) طالبات جامعہ نصرت مطلع رہیں۔ کہ ان کا کالج ۲۹ ستمبر کو صبح ساڑھے سات بجے کھلے گا۔ تمام طالبات وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔ بورڈرز کو ۲۸ ستمبر کی شام تک ہوسٹل میں آجانا چاہیئے۔

(۲) جن طالبات نے تھرڈ ایر میں داخلے کی درخواستیں دی ہیں۔ ان کا انٹرویو ۲۹، ۳۰ ستمبر کو ہوگا۔ فرسٹ ایر کا داخلہ بھی لیٹ فیس کے ساتھ جاری ہے۔ (پرنسپل جامعہ نصرت)

قراردادِ تعزیت

چودھری غلام حسین صاحب والد ماجد جناب مولانا نذیر احمد صاحب مبشر انچارج مبلغ گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ مورخہ ۱۷/۹/۵۶ کو سیالکوٹ میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم جملہ کارکنان وکالت تبشیر اس سانحہ پر چودھری صاحب مرحوم کے جملہ افراد خاندان بالخصوص مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ نیز اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور مولوی صاحب موصوف کو بیش از بیش خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکالت تبشیر تحریک جدید)

کیا

آپ نے اپنا اس سال کا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو آپ کو معلوم ہو جائے کہ ۷ اکتوبر کی تاریخ قریب تر آگئی ہے۔ فوری توجہ فرما کر اپنا وعدہ ادا فرما دیں۔ (وکیل المال)

اولڈ بوائز تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے

ایک ضروری اعلان

بعض احباب کی خواہش اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے علم اور اجازت سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بوائز کو منظم کیا گیا ہے۔ اولڈ بوائے سے مراد ہر وہ قدیم طالب علم ہے جس نے کبھی اس سکول سے استفادہ کیا ہو۔ ازراہ شفقت بحیثیت اولڈ بوائے حضور نے ایسوسی ایشن کی ممبرشپ بھی منظور فرمائی ہے۔ ممبرشپ کا چندہ ایک روپیہ ماہوار مقرر کیا گیا ہے۔ صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ ربہ ایم۔اے نے ممبرشپ کا چندہ بھجواتے وقت ایسوسی ایشن کے احیاء کے خیال کو ایک مبارک قدم قرار دیا ہے۔ اور اس تحریک کے ساتھ گہری محبت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔

میں سکول کے تمام اولڈ بوائز کی خدمت میں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں کی تعداد میں ہیں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا ممبرشپ کا چندہ ایک روپیہ بہت جلد بھجوانے کا انتظام کریں۔ ایسوسی ایشن کے پہلے اجلاس میں تین عہدیدار منتخب کر لئے گئے ہیں جو قواعد و ضوابط کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل کریں گے۔ احباب ممبرشپ کا چندہ فوراً بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ضروری اعلان برائے جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں

چونکہ تمام جماعتہائے ضلع ڈیرہ غازیخاں کا نیا سہ سالہ انتخاب مکمل ہو کر اخبار الفضل میں آچکا ہے اس لئے اس ضلع کے امیر کا انتخاب مورخہ ۳۰/۹/۵۶ بروز اتوار ہونا قرار پایا ہے۔ اسی طرح زعیم انصار اللہ ضلع کا انتخاب بھی ہونا لازمی ہے۔ پس تمام پریذیڈنٹ صاحبان اور زعماء صاحبان جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں مورخہ ۳۰/۹/۵۶ کو ضلع کے صدر مقام ڈیرہ غازی خاں ۱۲ بجے تک تشریف لے آئیں۔ کھانے کے بعد ٹھیک ایک بجے اجلاس شروع ہو جائے گا۔ وقت کی پابندی اور اصالتاً پریذیڈنٹ صاحبان اور زعماء انصار اللہ کا تشریف لانا نہایت ضروری ہے۔

نوٹ:۔ انصار اللہ کا دوسرا امتحان ماہ ستمبر میں توضیح مرام کا مرکز کی طرف سے ہونا قرار پایا ہے۔ تمام جماعتیں کتاب توضیح مرام اپنے انصار اللہ کی تعداد کے مدنظر دفتر امیر جماعت ڈیرہ غازی خاں سے مفت حاصل کر کے امتحان میں ضرور شرکت کریں۔

عبدالرحمٰن مبشر امیر جماعتہائے احمدیہ ڈیرہ غازیخاں۔

ضرورت اساتذہ

مورخہ ۱۵/۹/۵۶ کے الفضل میں شائع شدہ اعلان ضرورت اساتذہ کے مطابق جن دوستوں نے درخواستیں بھجوائی ہیں یا جو ملازمت کے خواہشمند ہوں وہ یکم اکتوبر بوقت دس بجے صبح مسکولہ ہدایت برائے انٹرویو پہنچ جائیں۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

سالانہ اجتماع — خیمے کا سامان

۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۵۶ء

سالانہ اجتماع مندرجہ بالا تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع کے موقع پر خدام کی رہائش ان خود ساختہ خیموں میں ہوتی ہے۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل سامان کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۱) دو دوہتیاں یا چار کھیس (۲) چار لاٹھیاں (۳) دو کھونٹیاں (۴) رسیاں۔

یہ سامان ایک خیمہ کے لئے کافی ہے۔ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کو یہ سامان ساتھ لانا چاہیئے۔ ربوہ میں عین وقت پر یہ چیزیں مہیا ہونی مشکل ہوتی ہیں۔

نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضرورت } تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک ڈیمانسٹریٹر ان بیالوجی کی ضرورت ہے۔ بی۔ایس۔سی باٹنی زوالوجی سیکنڈ کلاس یا ایم۔ایس۔سی باٹنی درخواستیں (۴۰)

رپورٹ چندہ سکنڈے نیویون مشن

اور

لجنات اماء اللہ کا فرض

چندہ سکنڈے نیویون مشن کی آمد کی دو رپورٹیں اس سے پیشتر شائع کی جاچکی ہیں۔ ان رپورٹوں کے بعد جو چندہ وصول ہوا ہے۔ اس کی رپورٹ درج ذیل ہے۔ اس سے پیشتر جو چندہ وصول ہو چکا ہے اس کی میزان ۱۹۰۰/- روپے تھی۔ اب اس کے بعد کی آمد ملا کر کل وصول شدہ رقم ۲۱۸۱/- روپے بنتی ہے۔

لجنہ اماء اللہ نے حضرت اقدس کے حضور تین ہزار کی حقیر رقم کا وعدہ کیا تھا جس میں سے گویا ابھی ہم نے ۸۱۹/- روپے کی رقم ادا کرنی ہے۔ اس رقم کو پورا کرنے کے لئے ہمارے پاس صرف ڈیڑھ ماہ کا عرصہ باقی ہے۔ تمام ان لجنات سے درخواست ہے کہ جنہوں نے ابھی تک اس چندہ میں بالکل حصہ نہیں لیا۔ وہ اور اسی طرح وہ لجنات جنہوں نے بہت کم ادائیگی کی ہے۔ دوبارہ اپنی لجنہ میں اس کی تحریک کریں اور جتنی جلدی ہو سکے اس مد میں چندہ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز جہاں لجنات اماء اللہ قائم نہیں۔ وہ براہ راست مجھے چندہ بھجوا دیں۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔

نمبر	جماعت	رقم	نمبر	جماعت	رقم
(۱)	راولپنڈی چھاؤنی	۹-۰-۰	(۱۲)	جھنگ شہر	۱۹-۰-۰
(۲)	دوالمیال	۳۰-۰-۰	(۱۳)	چک ۹۷ ر/م	۰-۲-۰
(۳)	سدوکے ضلع گجرات	۱-۰-۰	(۱۴)	شادیوال	۴-۴-۰
(۴)	سالٹ پانڈ	۲۳-۲-۰	(۱۵)	گولیکی ضلع گجرات	۵۰-۰-۰
(۵)	بدوملہی	۳۵-۰-۰	(۱۶)	مونگ ،،	۲۵-۰-۰
(۶)	حیدرآباد سندھ	۲-۴-۰	(۱۷)	ننگری	۳۴-۰-۰
(۷)	گھسیانہ	۲۰-۰-۰	(۱۸)	ملتان چھاؤنی	۳-۱-۰
(۸)	لائلپور	۶۱-۰-۰	(۱۹)	پشاور	۲-۰-۰
(۹)	مسراڑہ	۲۳-۰-۰	(۲۰)	محمدآباد اسٹیٹ	۸-۴-۰
(۱۰)	کوئٹہ حلقہ مسجد احمدیہ	۵۰-۰-۰	(۲۱)	باندھی ضلع نواب شاہ	
(۱۱)	ربوہ	۹۰-۱۲-۰		میزان	۱-۱۲-۰

ربوہ میں کھیلوں کے مقابلے

ربوہ میں سوموار ۲۴ ستمبر سے کھیلوں کے مقابلے شروع ہوں گے۔ ایک ہفتہ تک فٹ بال کے مقابلے ہوں گے۔ جس میں محلہ جات اور اداروں کی ٹیمیں شامل ہوں گی۔ میچ ہر روز ۵ بجے شروع ہوتا ہے۔ دفاتر صدر انجمن کے سامنے والی گراؤنڈ اس مقصد کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

اہالیان ربوہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس ٹورنامنٹ کو ہر طرح بارونق بنانے کی کوشش کریں۔

ابوالمنیر نورالحق سیکرٹری ٹورنامنٹ

چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بالکل قریب آرہا ہے۔ تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔ مگر چندہ سالانہ اجتماع کی وصولیوں کی موجودہ رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ براہ مہربانی جملہ قائدین حضرات اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔

اعانت الفضل

حکیم محمد موہل صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کال ڈیرہ سندہ نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں۔ اس سے ان کے دئیے ہوئے پتہ پر خطبہ نمبر ایک سال کے لئے جاری کر دیا جائے گا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس صدقہ جاریہ کو قبول فرمائے اور اس کے نیک نتائج اور عمدہ اثرات پیدا فرمائے۔

مینیجر الفضل ربوہ۔

(۴۰) بنام پرنسپل صاحب ارسال کریں۔ تنخواہ ۱۵۰-۱۰-۲۵۰- علاوہ مہنگائی الاؤنس ہوگی۔ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

ضرورتِ گریجوایٹ
چیف انسپکٹر بیت المال کی آسامی کے لئے

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو چیف انسپکٹر بیت المال کی آسامی کے لئے ایک نوجوان کی ضرورت ہے جس کی تعلیم بی۔اے سے کم نہ ہو اور عمر ۳۰ سال سے زیادہ نہ ہو۔ امیدوار کو عرصہ ٹریننگ دو سال میں ۱۰۰-۴-۸۰ کے گریڈ میں ۸۰/- روپے ماہوار تنخواہ علاوہ گرانی الاؤنس ملیں گے دو سال کی ٹریننگ کے بعد ۱۳۰-۵-۱۸۰/۲۲۰-۱۰-۱۳۰ کے گریڈ میں ۱۰۰/- روپے ماہوار تنخواہ علاوہ گرانی الاؤنس شروع ہوگی۔ جو دوست سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھتے ہیں وہ اپنی اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش کے ساتھ نظارت بیت المال ربوہ میں ۵/۱۰/۵۶ تک بھجوا دیں۔ تعلیمی سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقل درخواست کے ساتھ شامل فرمائیں۔

فائنل سلیکشن کے لئے انٹرویو ربوہ میں ہوگا۔ جس کے لئے آنے جانے کا خرچ بذمہ امیدوار ہوگا۔ انٹرویو کی آخری تاریخ کی اطلاع علیحدہ طور پر امیدواروں کو دی جائے گی۔

ناظر بیت المال ربوہ

شاہ جی محمد اکبر خانصاحب آف ترنگ زئی مرحوم

شاہ جی محمد اکبر خانصاحب ساکنہ ترنگ زئی ۹/۱۱ کو رات کے دس بجے لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں وفات پا گئے۔ مرحوم تقریباً دو سال سے فالج سے بیمار تھے۔ درمیان میں کچھ اچھے ہو گئے تھے مگر دائیں ہاتھ فالج کا حملہ بدستور رہا۔ وفات سے چند دن قبل تکلیف زیادہ ہوگئی اور ہائی بلڈ پریشر شروع ہوا جس سے انتہائی علاج کے باوجود جانبر نہ ہو سکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم جماعت سرحد کے ایک بہت ممتاز رکن تھے۔ بہت مخلص اور مخیر تھے سلسلہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے انتہائی محبت اور عقیدت تھی۔ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ مرحوم مغفور کا جنازہ غائب پڑھیں اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کی بیوہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب کرے۔ اور مرحوم و مغفور کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شمس الدین امیر جماعت احمدیہ پشاور

ہمشیرہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب چھٹی مسیح مرحوم کی وفات

میری پھوپھی رشیم بی بی صاحبہ بعمر ۸۰ سال بتاریخ ۱۷/۷/۵۶ بوقت ایک بجے دن بمقام گوجرانوالہ فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کا خاوند منشی میراں بخش صاحب ہیڈ کلرک پولیس آفس گوجرانوالہ ۱۹۱۰ء کے قریب بیمار ہو گئے۔ صاحب موصوف کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں درج تھا۔ علاج کے لئے قادیان آنا پڑا۔ اور پھوپھی صاحبہ اپنے بھائی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم المعروف چھٹی مسیح کے ساتھ قادیان آئیں تاکہ بیمار کی دیکھ بھال ہو سکے۔ والد صاحب احمدیت کے قائل تو ہو چکے تھے مگر بیعت میں کچھ تردد تھا۔ قادیان جا کر استخارہ کیا۔ تیسری رات خواب میں سفید ریش بزرگ کے کہنے پر والد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ میری پھوپھی صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ام المومنین کی خدمت میں روز روزانہ دعا کے لئے پیش ہوتی رہیں۔ ان کے والد صاحب غیر احمدی تھے۔

پھوپھی صاحبہ نے متواتر آٹھ سال مرحوم کی بہت تیمارداری کی۔ وہ بیماری کی حالت میں کبھی کبھی بہت تنگ کرتے۔ یہ دن بڑے صبر اور استقلال سے گذارے۔ میری پھوپھی صاحبہ بڑی نیک رحم دل اور میری بڑی ہمدرد تھیں۔ باوجود گھر کے سب لوگوں کے مخالف ہونے کے اپنی لڑکی غلام فاطمہ کی شادی مجھ سے کر دی۔ ایک غیر احمدی رشتہ دار نے ایک سیر سونا زیورات کے لئے پیش کیا۔ تھا۔ مگر اسے یہ رشتہ نہ دیا۔ بعض رشتہ داروں نے طعنے دیئے کہ اس نے اپنی لڑکی کی شادی ایک درویش سے کر دی ہے۔ لیکن مرحومہ نے یہی جواب دیا کہ بے شک غریب ہے لیکن مخلص احمدی ہے۔ اس بیوی سے پانچ لڑکے ہوئے۔ لیکن افسوس سب کے سب فوت ہو گئے۔ بڑا لڑکا سات سال کا فوت ہو گیا۔

مرحومہ کے دو نواسے صوبیدار فضل الٰہی صاحب پنشنر اور کرم الٰہی صاحب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو احمدیت کا کامل نمونہ بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

مرزا محمد حسین داماد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم چھٹی مسیح سکنہ تونگ حال ربوہ

درخواستہائے دُعا

میرے بچے تصویر الرحمان نے بی ایم اے کالج میں ملٹری کا امتحان دیا ہے۔ احباب اعلیٰ نمبروں پر کامیابی کے لئے دُعا فرما دیں۔ اقبال بیگم
بیگم شیخ عبدالرحمٰن وکیل مرحوم سیالکوٹ

۲۔ چوہدری ولی محمد صاحب زعیم انصار اللہ مالک انگلش سائیکل ورکس سٹورز خانیوال کی پوتی بہت دنوں سے بیمار ہے۔ نشتر میڈیکل کالج ملتان اپریشن کے لئے گئے ہوئے ہیں انہوں نے احباب سے دعا کی درخواست کی ہے کہ ان کی پوتی کی صحت کے لئے دعا فرمائی جاوے۔
(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

۳۔ میں کم و بیش ایک سال گذشتہ سے بعارضہ اختلاج قلب و خرابی جگر بیمار اور صاحب فراش ہیں۔ احباب و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔
احمد حسن۔ محمد نگر لاہور

۴۔ بندہ کے ماموں جان چک ۲۲ انبالیاں میں رہتے ہیں۔ وہ نہایت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی تکالیف کے دور ہونے اور استقامت کے لئے درخواست دعا ہے (عبدالسلام ڈنڈ پور کھروڑیاں)

۵۔ میرا خاوند مسمی شیخ بشیر احمد اے ایس آئی بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
(اہلیہ شیخ بشیر احمد اے ایس آئی لاہور)

۶۔ خاکسار کے والد محمد عبداللہ صاحب احمدیہ کلاتھ ہاؤس گول بازار ربوہ کی مالی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے ان کے دل پر کچھ اثر ہے اسلئے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو شفاء کامل عطا فرمائے۔
(خاکسار حمید اللہ دار الرحمت غربی ربوہ)

۷۔ خاکسار کے والد بعارضہ بخار تین چار دن سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔
خاکسار مظفر احمد

۸۔ میری ہمشیرہ صاحبہ عرصہ تین ماہ سے بیمار چلی آ

دعائے مغفرت

میرے تایا زاد بھائی محمد حسین نمبردار چک ۱۲/۱۱ ایل مورخہ ۷/۷ ستمبر کی درمیانی شب کو سندھ ایکسپریس گاڑی کی زد میں آکر ہلاک ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون متوفی چھ سات ماہ سے دماغی مرض میں مبتلا تھے۔ جو نہایت نیک خصلت۔ دردمند۔ شریف انسان تھے۔ بزرگان سلسلہ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست ہے۔ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ متوفی کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمادے۔ . . . .

- - - - - - - . . اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے۔ آمین۔

متوفی مذکور پیچھے ایک لڑکی اور دو تین بیویاں اور ایک بھتیجی ہمشیرہ اور بھانجہ بھی چھوڑ گئے۔
(خاکسار مقصود احمد چک ۱۲/۱۱ ایل ضلع منٹگمری)

۲۔ مورخہ ۱۲/۹ کو ملک نذیر احمد صاحب آڑھتی غلہ منڈی کی خورد سالہ لڑکی فوت ہو گئی۔ احباب سے نماز جنازہ غائبانہ کی درخواست ہے۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ (میر محمد ابراہیم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ)

---

۳ آپ ہی ہے کھانسی سے درد ہو جاتا ہے۔ دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔
(ملک ریاض احمد خان لائلپور)

افسروں کو میری سفارش بھی مسترد کر دینے کی پوری آزادی ہے

انتخابات میں مداخلت کی کوئی کوشش برداشت نہیں کی جائیگی (وزیر اعظم)

کراچی ۲۵ ستمبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی نے کل وفاقی دار الحکومت میں مرکزی حکومت کے افسروں سے خطاب کرتے ہوئے مشورہ دیا کہ وہ ملک کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر کام کریں۔ اور اپنے فرائض کی بجا آوری میں کسی سیاسی دباؤ کی پروا نہ کریں۔

مسٹر سہروردی نے افسروں سے کہا:

"اگر میں خود کسی معاملہ میں کوئی سفارش کر دوں تو آپ کو پورا حق اور آزادی حاصل ہے کہ آپ اسے رد کر دیں۔ یہ اصول نہ صرف میرے لئے بلکہ ہر وزیر کے معاملہ میں روا رکھنا چاہیئے"

آپ نے مشورہ دیا کہ "افسروں کو دل لگا کر منصفانہ طریقہ پر کسی خوف کے بغیر اپنے فرائض سر انجام دینے چاہئیں اور ہر کام ملک کے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے کرنا چاہیئے"

آپ نے ایک بار پھر اس عزم کا اعادہ کیا کہ انتخابات آزادانہ و منصفانہ ہوں گے اور منتظمہ رائے دہندگان کی رضا میں مداخلت کی کوئی کوشش نہیں کریں گے۔ آپ نے اعلان کیا "ہم رائے دہندگان پر کوئی دباؤ اور خاص طور پر حکومت کا دباؤ نہیں پڑنے دیں گے"

وزیر اعظم نے کہا کہ اب تک ہمیشہ ملک کے ایسے صحیح نمائندوں کو منتخب ہونے کی اجازت نہیں دی گئی جو ملک کی بھلائی کے لئے قانون یا کوئی ایسی پالیسی مرتب کر سکیں جس سے ملک اور قوم کو فائدہ پہنچے۔

مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا کہ رائے دہندگان کو آزادی سے اپنی رائے ظاہر کرنے کا پورا موقعہ ملنا چاہیئے۔ تاکہ ملک میں جمہوریت کو کام کرنے کا موقع ملے۔

(۴) اقلیتوں کے جائز مفادات اور ان کے مال وجان و آبرو کی حفاظت کے لئے سخت اقدام اٹھائے گا۔

مسٹر سہروردی نے اپنے خط میں نہرو کو یقین دلایا ہے کہ پاکستانی اقلیتوں کے جائز مفادات کی پوری پوری حفاظت کی جائے گی۔

مسافروں سے بھری ہوئی بس نہر اپر جہلم میں جا گری

۲۲ افراد ڈوب گئے

جہلم ۲۵ ستمبر۔ کل شام آزاد کشمیر کی ایک ٹرانسپورٹ سروس کی ایک بس افضل پور کے قریب نہر اپر جہلم میں گر گئی اور ۲۲ مسافر ڈوب گئے۔ آخری اطلاع کے مطابق ۱۹ لاشیں برآمد کر لی گئی ہیں۔ صرف تین افراد زندہ بچے ہیں۔

اس المناک حادثہ کی تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے کہ ابراہیم شہید بس سروس کی ایک لاری نمبر AKC-۳۴۵ ساڑھے پانچ بجے میرپور سے جہلم روانہ ہوئی۔ بس میں ۲۵ افراد سوار تھے۔ بد قسمتی سے بس جب افضل پور کے قریب ٹیچرز ٹریننگ سکول کے قریب نہر کی پٹڑی پر پہنچی تو اس کا ایک ٹائی راڈ کھل گیا اور پہیہ اتر گیا۔ بس بے قابو ہو گئی اور نہر میں ڈوب گئی۔ ڈرائیور اور کلینر سمیت ۲۲ افراد ڈوب گئے۔ ان میں سے ۱۹ کی لاشیں نکال لی گئی ہیں۔ تین افراد کا کوئی پتہ نہیں چل سکا اور صرف تین اشخاص زندہ بچے ہیں۔ لاری میں ۱۸ مرد تین عورتیں اور چار بچے سوار تھے۔

نہرو کے نام سہروردی کا خط

کراچی ۲۵ ستمبر۔ وزیر اعظم مسٹر سہروردی نے پنڈت نہرو کے نام ایک خط میں ان کی توجہ بھارت میں حالیہ فرقہ وارانہ فسادات کی طرف دلائی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سہروردی نے پنڈت نہرو کو یاد دلایا ہے کہ بھارتی مسلمانوں کے ساتھ یہ برا سلوک لیاقت نہرو پیکٹ کی خلاف ورزی ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق مسٹر سہروردی نے امید ظاہر کی ہے کہ بھارتی حکومت: (۱)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۵۶ء بروز اتوار مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ سنگاپور کی صاحبزادی خیر النساء بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۵۶ء کو مکرم عبد اللطیف صاحب سنکوہی حال گنپت روڈ لاہور سے بعوض دو ہزار روپیہ مہر پر پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں بہت سے مقامی احباب شریک ہوئے۔ محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے متعدد ناظر صاحبان و وکلاء حضرات بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ مکرم مولوی ابو العطاء صاحب فاضل نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔ دیگر احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح بابرکت فرمائے اور دین و دنیا میں خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

درخواست دعا: میرے بھائی پیار محمد خان صاحب سابق سنگ تراش ضیاء الاسلام پریس ربوہ نو ماہ سے سخت بیمار ہیں اور بغرض علاج میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (فیاض محمد خان کرمانی از لاہور)